جن غیر ضروری مسائل پر امت میں جدال وقتال ہوتا رہا ہے ان کی کوئی اہمیت زندگی میں نہ تھی اور نہ آج ہے۔ اس وقت تو ہمارے مسائل اور ہی ہیں۔ ہمارے مسائل یہ ہیں کہ دینی شعور کس طرح پیدا کیا جائے؟ بے روزگاری کیسے دور ہو؟ آبادکاری کیونکر ہو؟ اخلاقی تربیت کی کیا سبیل ہو؟ تعلیم کا کیا نظام ہو؟ ہمارے ملک کی بین الاقوامی ساکھ کس طرح بلند ہو؟ دوسرے ممالک سے ہمارے تعلقات کس نوعیت کے ہوں؟ صحت عامہ کس طرح بحال کی جائے؟ صنعت وحرفت میں کیونکر ترقی کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ہیں آج کے مسائل جو صرف فلسفیانہ اور مناظرانہ موشگافیاں نہیں چاہتے۔ علمی حرکت چاہتے ہیں۔ یہ ذہنی عیاشیاں نہیں بلکہ قوم وملک کی بقا کا دارومدار ان ہی مسائل پر ہے۔ اس میں ہمارا صرف زبانی اتحاد مطلوب نہیں بلکہ جو شغف ہمیں غیر ضروری مسائل سے رہا کیا ہے اس سے کہیں زیادہ بے چینی ان مسائل کو حل کرنے میں درکار ہے۔ اتنی زیادہ بے چینی اور شغف مطلوب ہے کہ تفریق امت پیدا کرنے والے مسائل ان میں دب کر ختم ہو جائیں۔

علمی مسائل پر گفتگو بری چیز نہیں بلکہ بعض مرحلوں پر ضروری ہوتی ہے۔ ہر چیز پر اتفاق رائے ہونا بھی ضروری نہیں۔ اس لیے ایسی علمی گفتگو سے۔۔ بشرطیکہ اس سے امت میں دینی تفریق نہ پیدا ہو بہت سے پہلو سامنے آجانے کی وجہ سے دماغ و ذہن میں روشنی پیدا ہوتی ہے اور جمود ٹوٹتا ہے۔ اس لیے ہم اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اصل مسائل زندگی سے ہماری دلچسپیاں کم نہ ہوں اور باہمی اختلاف رائے سے تفریق امت نہ ہو بلکہ ایک دوسرے سے استفادہ مقصود ہو۔ ہر ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل کرے اور اپنی صلاحیتوں سے دوسروں کو نفع پہنچائے یہی وہ روح اجتماع اور جذبۂ تعاون ہے جو قوم کے افراد کو ایک وحدت بنا دیتا ہے اور تمام مختلف صلاحیتیں اور توانائیاں سمٹ کر ایک مرکز پر آجاتی ہیں اور اس ارتکاز میں ایسی بے پناہ قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ کمی صلاحیتوں یا توانائیوں کی نہیں جو کچھ کمی ہے وہ روح اجتماع اور جذبہ تعاون کی ہے اور ضرورت اسی خامی کو دور کرنے کی ہے۔



# قرآن مجید اور احادیث سے "پرہیز" کے ثبوت پر دلائل

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی
سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل (حکومت پاکستان)

علاج معالجہ کی بحث میں ایک اہم مسئلہ پرہیز کرنا ہے ہم نے اکثر ذیابیطس کے مریضوں کو مٹھائی، چاول اور میٹھے پھل کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر ان کو منع کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور ہم اللہ کی ان نعمتوں کو نہیں چھوڑ سکتے یہ کفران نعمت ہے۔ اور کئی لوگوں کو فخر سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے صاحب ہم پرہیز نہیں کرتے پھر ہم نے ان ہی لوگوں کو اس بد پرہیزی کے نتیجے میں کئی مہلک امراض میں مبتلا دیکھا، کسی کی بینائی چلی گئی کسی کے جگر میں کینسر ہو گیا اور کسی کے پیر سوج گئے، کسی کو ایسا زخم ہو گیا جس کے نتیجہ میں اس کا پیر کاٹ دیا گیا کسی کی ٹانگ کاٹ دی گئی اور کسی کی شریانیں بند ہو گئیں۔ اسی طرح ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو دیکھا جو بد پرہیزی کرتے تھے، کسی کے عضو پر فالج گر گیا اور کسی کے دماغ کا رگ پھٹ گئی، کسی کی بینائی متاثر ہو گئی۔ غرض بد پرہیزی کے نتیجہ میں لوگ زیادہ مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس لیے دواء کے ساتھ پرہیز بھی بہت ضروری ہے اور قرآن مجید میں پرہیز کے متعلق بھی ہدایات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا۔ (النساء: ۴۳، المائدہ: ۶)

ترجمہ۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے اپنی عورتوں سے مجامعت کی، پھر تم پانی نہ پاؤ تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بیمار آدمی کو جسے پانی کے استعمال سے ضرر ہوتا ہے اس کو غسل اور وضو کے بجائے تیمم کرنے کا حکم دیا ہے اور تیمم کا حکم دینا پانی کے استعمال سے منع کرنے کو مستلزم ہے، اور جس بیمار کو وضو یا غسل سے ضرر ہوتا ہو اس کو تیمم کا حکم دینا یہی پرہیز کرنے کا حکم ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ سردی کی شدت کی وجہ سے پانی کا پرہیز کیا اور غسل کے بجائے تیمم کر لیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل کی ایک سرد رات مجھے احتلام ہو گیا، مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا ۔میں نے تیمم کیا، پھر میں نے اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، انہوں نے نبی ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے عمرو! تم نے حالت جنابت میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی ہے، میں نے آپ کو وہ سب بتایا جس کی وجہ سے میں نے غسل نہیں کیا تھا اور کہا میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا ہے:

ولا تقتلوا انفسکم ط ان اللہ کان بکم رحیما۔ (النساء: ۲۹)

ترجمہ: اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بہت رحم فرمانے والا ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور کچھ نہیں فرمایا۔ (سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۳۳۴)

امام بخاری نے کتاب التیمم میں اس حدیث کا اختصار سے ذکر کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک زخمی شخص نے پانی سے پرہیز کیا اور وہ فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس پر افسوس فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں گئے، ہم میں سے ایک شخص کو پتھر آ کر لگا اور وہ زخمی ہو گیا، پھر اس کو احتلام ہو گیا تو اس نے اپنے اصحاب سے پوچھا آیا کہ اس کے لیے تیمم کرنے کی رخصت ہے؟ اصحاب نے کہا ہم تمہارے لیے



رخصت کی گنجائش نہیں پاتے، جب کہ تم پانی استعمال کرنے پر قادر ہو اس نے غسل کیا اور وہ مر گیا جب ہم نبی ﷺ کے پاس گئے تو ہم نے آپ کو اس واقعہ کی خبر سنائی، آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اللہ ان کو قتل کرے! جب تم کو مسئلہ معلوم نہیں تھا تم نے پوچھا کیوں نہیں؟ لاعلمی کا علاج تو صرف سوال کرنا ہے اس کے لیے تیمم کرنا کافی تھا یا پھر اپنے زخم پر پٹی باندھ کر اس پر گیلا ہاتھ پھیرتا اور باقی جسم کو دھو ڈالتا۔ (سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۳۳۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۵۷۲)

اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ مریض کے لیے پرہیز کرنا ضروری ہے اور بعض اوقات بد پرہیزی کا نتیجہ موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور نبی ﷺ نے ان لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے فتویٰ دینے میں سختی کی اور معذور کے حال کی رعایت نہیں کی رخصت کی جگہ عزیمت پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث میں ان صوفیاء کے لیے عبرت کا مقام ہے جو کہتے ہیں بیمار کے لیے علاج کی رخصت پر عمل کرنا خلاف افضل ہے اور مکروہ تنزیہی ہے۔ اس شخص کے اصحاب نے بھی ان ہی کی طرح اس معذور شخص کو عزیمت پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا جس کے نتیجہ میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ نبی ﷺ نے ان لوگوں کی مذمت کی۔ اور اس حدیث میں یہ واضح دلیل ہے کہ جس شخص کو پانی سے ضرر ہو وہ پانی سے پرہیز کرے اور یہ حدیث پرہیز کے ثبوت میں بہت واضح دلیل ہے۔

نبی ﷺ نے خود بھی پرہیز کی ہدایت دی ہے اور بد پرہیزی سے منع فرمایا ہے:

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اس وقت آپ چھوارے کھا رہے تھے میں نے بھی چھوارے کھانے شروع کر دیے اس وقت میری آنکھیں دکھ رہی تھیں، آپ نے فرمایا تمہاری آنکھیں دکھ رہی ہیں اور تم چھوارے کھا رہے ہو الحدیث (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۴۴۳، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۷۳۰۲، مسند احمد ج ۴ ص ۶۱، المستدرک رقم الحدیث: ۳۴۴۳)

امام احمد بن ابو بکر بوصیری متوفی ۸۴۰ھ لکھتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (زوائد ابن ماجہ ص ۴۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۴ھ)

علامہ سید محمد بن محمد حسینی الزبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ علامہ ابن حجر مکی نے شرح الشمائل میں لکھا ہے کہ جو مریض کمزور ہو اس کے لیے سب سے نفع بخش چیز یہ ہے کہ وہ پرہیز کرے۔ بعض اوقات انسان کی رغبت اور میلان اس چیز کو کھانے کی طرف راغب ہوتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ اور اس حدیث میں پرہیز کی طرف اشارہ ہے اور یہ کہ آنکھ کی تکلیف میں چھوارے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص ۲۷۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اس سلسلہ میں یہ حدیث بھی ہے:

حضرت ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ہمارے پاس ادھ پکی (گدری) کھجوروں کا ایک خوشہ تھا، رسول اللہ ﷺ ان کھجوروں کو کھانے لگے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے، تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ٹھہرو، ٹھہرو یا علی، تم کمزور ہو، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے رہے اور نبی ﷺ کھاتے رہے، حضرت ام المنذر نے کہا پھر میں ان کے لیے چقندر اور جو لائی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی اس میں سے کھاؤ، یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۸۵۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۳۷، مسند احمد ج ۶ ص ۳۶۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۴۴۲، المستدرک ج ۴ ص ۲۰۷)

اس حدیث میں پرہیز کے مشروع ہونے پر واضح دلالت ہے۔

نیز امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص استسقاء کے مریض کو پانی سے پرہیز کراتا ہے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۳۶، مسند احمد ج ۵ ص ۴۲۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۶۹، المعجم الکبیر ج ۱۹ ص ۱۷، المستدرک ج



۴ ص ۲۰۷)

ان تمام احادیث سے یہ واضح ہو گیا کہ بیمار شخص کو ان چیزوں سے پرہیز کرانا ضروری ہے جو اس کی صحت کے لیے مضر ہیں، ہم اس جان کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہم اس بدن کے مالک ہیں ہمارے پاس یہ جسم اور جان اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، ہمارے لیے اس جسم کو ضائع کرنا یا نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے اس لیے ذیابیطس کے مریض کو میٹھی اور نشاستہ دار چیزوں سے پرہیز کرانا ضروری ہے اور ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو نمکین اور چکنائی والی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرانا ضروری ہے اور جس کے معدہ میں السر ہو اس کو بڑے گوشت، تیز مصالحہ جات اور ترش چیزوں سے پرہیز کرانا ضروری ہے اور جس کو یرقان ہو اس کو چکنائی اور گائے کے گوشت سے پرہیز کرانا ضروری ہے اور جس کو عارضہ قلب ہو اس کو انڈے، گائے کے گوشت اور چکنائی سے پرہیز کرانا ضروری ہے اور تمام مہلک بیماریوں میں بسیار خوری سے پرہیز کرانا اشد ضروری ہے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی!
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت، نہ کشور کشائی!
خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے
قبا چاہیے اس کو خون عرب سے!

# اردو ترجمہ وحاشیہ ''تیسیر القرآن''

## تحقیق وتبصرہ: لیفٹننٹ کرنل محمد اعظم

### تمہید وتعارف

قرآن مجید وفرقان حمید کا ترجمہ اور تفسیر کوئی عام اور معمولی بات نہیں ہے۔ اس پر کوئی انسان قلم تب ہی اٹھا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق شامل حال ہوتی ہے۔ دنیا میں بہت سے علماء نے ترجمے اور تفاسیر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اپنے اپنے لحاظ اور انداز میں اپنی تمام تر قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے قارئین تک بہترین مواد پہنچانے کی کوششیں کی ہیں۔ انہی میں ایک کوشش مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔

تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر جدید انداز میں اسطرح کیا گیا ہے کہ جدید سائنسی، فنی، طبی اور تاریخی معلومات کا قرآنی آیات سے تقابل کے ساتھ ساتھ قرآن کے سائنسی معجزات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حاشیہ حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی نے تحریر کیا ہے۔ اس کو شائع کرنے کا شرف اسلامک پریس ''دارالسلام'' وسن پورہ لاہور پاکستان نے حاصل کیا ہے۔ خط عربی مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خود نوشتہ ہے۔ جبکہ اس پراجیکٹ کے انچارج انجینئر عتیق الرحمٰن عبدالرحمٰن کیلانی کو حاصل ہے جو انہوں نے بیت الحرام مکہ المکرمہ میں ۲۸ نومبر ۱۹۹۷ء الموافق ۲۸ رجب ۱۴۱۸ھ کو تحریر کیا جس میں اس تفسیر کے مختلف پہلوؤں کو بڑے جامع اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔



تیسیر القرآن (اردو) ایک ہی جلد میں مکمل کی گئی ہے اور یہ ۱۲۹۲ صفحات پر مشتمل تفسیری نسخہ ہے۔

### مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

### شخصیت اور حالات زندگی

۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء کو کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی اور اسی نسبت سے کیلانی کہلائے۔ انکے والد محترم نورالٰہی ایک تہجد گزار اور متقی عالم باعمل انسان تھے۔ اس دور میں وہ قرآن پاک کے ماہر اور مشہور خطاط ہونے کی شہرت رکھتے تھے۔ اسطرح مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دینی اور دنیاوی تعلیم انتہائی اہتمام کے ساتھ حاصل کی۔ بچپن سے ہی آپکو قرآن کریم کے مطالب ومعنی سے خاصہ لگاؤ تھا۔ اور یہ ذوق عمر کے ہر حصے میں بڑھتا گیا۔ ۱۹۴۳ء میں متحدہ ہندوستان کے اس دور میں آپ نے بی اے کیا جب لوگ میٹرک پاس کو دیکھنے آیا کرتے تھے۔

آپ تصانیف میں بعض ایسی ہیں کہ ماہر تعلیم انکو پی ایچ ڈی کے مقالے کی تمام شرائط کے مطابق سمجھتے ہیں۔ ذریعہ معاش کے لئے دو سال فوج میں اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر کام کیا لیکن اسلام مزاج ہونے کی بناء پر جلد اپنے آبائی پیشہ خطاطی کیطرف متوجہ ہوئے اور خوب نام پیدا کیا۔ پچاس کے قریب قرآن مجید ہاتھ سے تحریر کیئے۔ جو کہ تاج کمپنی اور فیروز سنز لاہور نے طبع کیئے۔ تیسیر القرآن (اردو) میں بھی عربی خطاطی مولانا مرحوم کی اختیار کی گئی ہے۔ آپکی خطاطی کے کئی نادر نمونے عجائب گھروں اور نمائشوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ آپکے لگ بھگ ایک سو مقالات دینی رسائل میں شائع ہوئے۔ مقالات کے عنوان ''اصلاح معاشرہ'' اور ''پیغمبر اسلام داعی امن و اخوت'' تھے جو دومرتبہ آپنے قومی سیرت کانفرنس میں انعام بھی حاصل کیا۔ آپکے تدریسی اور دینی کاموں میں سرفہرست مدرسہ تدریس القرآن والحدیث للبنات وسن پورہ لاہور کا قیام ہے۔ یہ مدرسہ آپنے اپنی انتہائی دینی ذوق رکھنے والی اہلیہ حمیدہ بیگم کے تعاون سے جاری فرمایا۔ جو خود بھی حافظ قرآن تھیں۔ خواتین کی دینی تعلیم وتربیت کے لیئے لاہور میں سب سے بڑا اور اہم مدرسہ بھی ہے۔ اس مدرسہ کا انتظام مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کیلانی نے سنبھال رکھا ہے۔ جبکہ مدرسہ کے اندر کے معاملات مرحوم کی بیٹی خوش اسلوبی سے نبھا رہی ہیں۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۷۰ سال کی عمر میں اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کی رات صلوٰۃ عشاء میں جب سجدے کو گئے تو دوبارہ نہ اٹھ سکے۔

## تالیفات

مولانا عبدالرحمن کیلانی مرحوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی (۲۰) بیس سے زیادہ تصانیف و تراجم ہیں جس میں اہم درج ذیل ہیں:

| تصنیفات | صفحات |
|---|---|
| ۱۔ رسول اکرم ﷺ بحیثیت سپہ سالار | ۳۳۶ |
| ۲۔ عقل پرستی اور انکار معجزات | ۳۴۳ |
| ۳۔ اسلام میں فاضلہ دولت | ۷۲ |
| ۴۔ خلافت و جمہوریت | ۳۲۰ |
| ۵۔ شریعت و طریقت | ۵۲۸ |
| ۶۔ آئینہ پرویزیت | ۱۰۰۸ |
| ۷۔ سعودی عرب میں نظام زکوٰۃ (اردو ترجمہ) | |
| ۸۔ عربی کتب کے مجموعے کا اردو ترجمہ | |
| ۹۔ فتاویٰ شیخ ابن باز (اردو ترجمہ) | |
| ۱۰۔ تجارت اور لین دین کے مسائل | ۳۷۲ |
| ۱۱۔ عذاب قبر اور سماع موتیٰ | ۱۵۲ |
| ۱۲۔ الشمس والقمر بحسبان | ۳۴۸ |
| ۱۳۔ مترادفات القرآن | ۱۰۰۸ |
| ۱۴۔ احکام ستر و حجاب | ۸۸ |
| ۱۵۔ الموافقات (امام شاطبی کی کتاب کا اردو ترجمہ) | |
| ۱۶۔ قرآن فہمی کے اسباب (اردو پمفلٹ) | |
| ۱۷۔ سرگزشت نورستان (اردو پمفلٹ) | |



۱۸۔ تفسیر قرآن کریم مفصل

۱۹۔ مریم اور نعمان (ایک اسلامی ناول)

اہل علم جنہوں نے تیسیر القرآن (اردو) کے مراجعہ اور پروف ریڈنگ میں مدد اور تعاون کیا۔

۱۔ ڈاکٹر صہیب حسن عبدالغفار (رئیس جمعیۃ القرآن۔ لندن)

۲۔ قاری محمد صہیب (فاضل کلیۃ القرآن۔ مدینہ یونیورسٹی)

۳۔ حافظ عبدالرحمن نعیم (مدیر دار الاصلاح السلفیہ۔ لاہور)

۴۔ عطیہ یاسمین (سیکریٹری انٹرنیشنل اسلامک فاؤنڈیشن۔ الریاض)

۵۔ عطیہ انعام (ایم اے گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)

۶۔ رضیہ مدنی (سیکریٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ۔ لاہور)

اس ترجمہ اور تفسیر کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب کو سامنے رکھا گیا ہے۔

۱۔ تفسیر مفصل غیر مطبوعہ۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان۔ العلامہ الشیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی

۳۔ تفسیر طبری۔ ابی جعفر محمد بن جریر طبری

۴۔ تفسیر جلالین۔ جلال الدین محمد بن احمد اور جلال الدین عبدالرحمن السیوطی

۵۔ تفہیم القرآن اور مختصر حواشی۔ مولانا مودودی

۶۔ فی ظلال القرآن۔ سید قطب

۷۔ احسن البیان۔ حافظ صلاح الدین یوسف

۸۔ اشرف الحواشی۔ ترتیب شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح

۹۔ خصائص القرآن۔ ڈاکٹر فہد عبدالرحمن سلیمان الرومی

۱۰۔ احکام القرآن۔ زاہد ملک